لوگ جو بھاگ گئے تھے وہ بھی لوٹ آئے اور کام شروع ہو گیا۔ کاکا مہاجنی بھی ان کے ساتھ کام کرنے لگا۔ کیا مونگ پھلی کے دانے ہیضے کے علاج کے لیے بہتر ہیں ؟ ادویات کے علم کے مطابق مونگ پھلی ہیضے کی بیماری میں اضافہ کرتی ہے نہ کہ اس کا علاج ہے۔ اصل دوا در اصل بابا کے الفاظ تھے۔ جیسا کہ پہلے بھی ہو چکا تھا۔

## ہاردا کے دتّو پنت

ہاردا کے رہنے والا ایک شخص جس کا نام دتّو پنت تھا چودہ سال تک معدے کے درد کا شکار رہا۔ کوئی بھی علاج کارگر ثابت نہ ہوا۔ بابا کی شہرت سن کے وہ شرڈی دوڑ پڑا اور وہاں پہنچ کر بابا کے قدموں پر گر پڑا۔ بابا نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور اس نے بابا کی اودھی (دھونی کی راکھ) دعاؤں کے ساتھ حاصل کی تو اسے راحت محسوس ہونے لگی۔ اس کے بعد اسے کوئی تکلیف نہ ہوئی۔

کریں۔ تب وہ واپس جاتے ہوئے بابا سے اجازت لینے کے لیے آئے۔ اس موقع پر شیاما نے بابا سے کہا کہ وہ سوامی کے درد کو دور کرنے کے لیے کچھ کریں۔ بابا نے انھیں تسلی دیتے ہوئے کہا کہ اللہ ٹھیک کردے گا۔ اس کے بعد سوامی پونا لوٹ آئے اور کچھ دنوں کے بعد انھوں نے شرڈی میں بابا کو خط لکھا کہ ان کا درد تو کم ہو گیا ہے لیکن سوزش برقرار ہے۔ سوزش کو دور کرنے کے لیے انھوں نے ممبئی جاکر آپریشن کرانے کا فیصلہ کیا۔ لیکن جب وہ وہاں گئے تو سرجن نے معائنہ کر کے ان سے کہا کہ اپریشن کی ضرورت نہیں ہے۔ بابا کے الفاظ کا ایسا عجیب و غریب اثر ہوتا تھا۔

## کاکا مہاجنی کو دست کی شکایت دور ہو گئی

ایک بار بابا نے مسجد کے سامنے پیدل چلنے والوں کے لیے راستہ بنانے کی اجازت دی۔ کام کرنے والوں میں کاکا مہاجنی بھی شامل تھا۔ اس کو دست کی شکایت ہو گئی۔ یہ سوچ کے کہ بابا کی خدمت میں کوئی کمی واقع نہ ہو جائے اس نے وہاں ایک کونے میں پانی سے بھرا برتن رکھ دیا تاکہ جب بھی باہر جانے کی ضرورت پیش آئے تو وہ اسے استعمال کر سکے۔ اس نے اس کے بارے میں بابا کو کچھ نہ بتایا لیکن وہ جانتا تھا کہ بابا کو سب معلوم ہے اس لیے وہ خود ہی اس کا علاج کر دیں گے۔ جب اصل کام شروع ہوا تو بابا بڑے غصے سے چلائے۔ ہر آدمی بھاگ کھڑا ہوا۔ کاکا مہاجنی بھی یہی کر رہا تھا کہ بابا نے اسے پکڑ کر اپنے سامنے بٹھالیا۔ اس بھگدڑ میں کسی سے مونگ پھلی کا تھیلا وہاں رہ گیا تھا۔ بابا نے اس میں مٹھی بھر مونگ پھلی نکال کر ان کے چھلکے الگ کر کے اس کے دانے کاکا جی مہاجنی کو کھلائے۔ وہ ساتھ ساتھ چھلکے اتار کر کاکا مہاجنی کو دانے بھی کھلائے جاتے اور گالیاں بھی دیتے جاتے۔ بابا نے کچھ خود بھی کھائے جب تھیلا خالی ہو گیا تو بابا نے پانی کا ایک مٹکا منگا کر اس میں سے کچھ خود پیا اور باقی کاکا مہاجنی کو پلایا۔ اسی اثنا میں دوسرے

کھایااور اس کے ساتھ ہی بالا کو ملیریا سے نجات مل گئی۔

## باپو صاحب بوٹی کو بیماری سے نجات

شریمان باپو صاحب بوٹی کو ایک بار الٹی اور پیچش کی شکایت ہوئی۔ اس کی الماری دوائیوں سے بھری پڑی تھی لیکن ان میں سے کسی نے بھی اثر نہیں کیا۔ باپو صاحب الٹی اور دست کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے اور وہ بابا کے درشن کے لیے مسجد تک نہ جا سکے۔ بابا نے انھیں اپنے سامنے بٹھاتے ہوئے کہا کہ دیکھو محتاط ہو تمہیں اب دست نہیں آنا چاہیئے پھر اپنی شہادت کی انگلی اٹھاتے ہوئے کہا کہ الٹی کو بھی اب بند ہو جانا چاہیئے۔ بابا کے ان الفاظ میں اتنی طاقت تھی کہ دونوں بیماریاں بھاگ کھڑی ہوئیں اور بوٹی رو بہ صحت ہو گیا۔

ایک دوسرے موقعے پر بوٹی کو ہیضے کی شکایت ہو گئی جس کی وجہ سے انھیں بڑی پیاس محسوس ہونے لگی۔ ڈاکٹر پلائی نے ہر طرح کی دوائیاں استعمال کیں لیکن انھیں افاقہ نہ ہوا۔ تب وہ بابا کے پاس گئے اور ان سے مشورہ کیا کہ انھیں کیا پینا چاہیئے تاکہ ان کی پیاس کی شدت میں کمی آئے۔ بابا نے انھیں شکر ملے اُبلے دودھ کے گلاس میں بادام، اخروٹ اور پستہ ڈال کر پینے کے لیے کہا۔ کوئی دوسرا ڈاکٹر اس نسخے کو ہیضے کے مریض کے لیے مہلک تصور کرتا لیکن بابا کے حکم کی تعمیل میں یہ مریض کو پلایا گیا اور بات ہے تو حیران کن اس سے مریض صحت یاب ہو گیا۔

## النندی سوامی کو بیماری سے نجات

ایک دن النندی سوامی بابا کے درشن کے لیے شرڈی آئے ان کے کان میں اچانک شدید درد ہونے لگا۔ درد ایسا تھا کہ ان کے لیے سونا حرام ہو گیا۔ کان میں دوائیاں بھی ڈالی گئیں اپریشن بھی کیا گیا۔ سوامی کا درد اتنا بڑھ گیا کہ انھیں سمجھ میں نہ آیا کہ کیا

جاتی ہے۔ یہاں جو فقیر بیٹھا ہے وہ رحم دل ہے اور ہر ایک مصیبت زدہ کی تکلیف دور کرتا ہے۔" بھیما جی پاٹل ہر پانچ منٹ کے بعد خون تھوکتا تھا۔ بابا نے اس کو بھیما بائی کے گھر میں قیام کرنے کے لیے کہا۔ حالانکہ وہ جگہ رہنے کے قابل نہیں تھی لیکن بابا کا فرمانا تھا اس لیے وہ انکار نہیں کر سکتا تھا۔

بابا نے بھیما جی کو دو خوابوں کی مدد سے صحت یاب کیا۔ پہلے خواب میں بھیما نے دیکھا کہ اسکول میں سبق یاد نہ کرنے کی وجہ سے کوڑے سے اُسے مار پڑ رہی ہے۔ دُوسرے خواب میں اس نے دیکھا کہ کوئی ایک بھاری پتھر اس کے سینے پر اُوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر گھسیٹ کر سخت تکلیف پہنچا رہا ہے۔ ان دو خوابوں کی رو سے وہ قطعی صحت یاب ہو گیا۔ بابا اپنے بھگتوں سے سوائے اس کے اور کسی کی توقع نہ رکھتے تھے کہ وہ ان کے احسان کو یاد رکھیں۔ مہاراشٹر کے لوگ ہمیشہ ستیہ نارائین کی پوجا کرتے ہیں۔ اس لیے بھیما جی نے بھی واپس گاؤں جا کر اپنے گھر میں سائی ستیہ پوجا کی روایت شروع کی۔

## بالا گنپت شمپی کو بیماری سے نجات

ایک اور بھگت جس کا نام گنپت شمپی تھا جس کے سر میں ایسا درد ہوا جس سے اس کو تیز بخار اور ملیریا ہو گیا۔ اس نے ہر طرح کا علاج کرایا لیکن کارگر ثابت نہیں ہوا۔ اس کے بخار میں ذرا بھی کمی نہ آئی وہ شرڈی کی طرف بھاگا اور وہاں جا کر بابا کے قدموں پر گر پڑا۔ بابا نے اسے عجیب و غریب علاج بتایا۔

"جاؤ لکشمی مندر کے سامنے کسی کالے کتّے کو دہی ملے ہوئے چاول ڈالو" بالا نہیں جانتا تھا کہ بابا کی نصیحت پر کس طرح عمل کرے لیکن جیسے ہی وہ گھر پہنچا اسے دہی اور چاول مل گئے۔ اس نے دہی میں چاول ملا کر لکشمی مندر کے سامنے لائے جہاں اُسے کالا کتّا دُم ہلاتا ہوا مل گیا۔ اس نے دہی ملے چاول کتے کے سامنے رکھ دیئے۔ کتے نے انھیں

سے کرتے ہیں" اب ہم بتادیں گے کہ بابا نے وقتاً فوقتاً اپنے بھگتوں کی کس طرح مدد کی ہے۔

## بھیماجی پاٹل کو بیماری سے نجات

ضلع پونا کے جونار تعلقہ کے نارائن گاؤں کا رہنے ولا بھیماجی پاٹل 1909ء میں چھاتی کی ایک ایسی بیماری کا شکار ہوا جو بالآخر تپ دق کی شکل اختیار کر گئی۔ اس نے ہر طرح کا علاج کرایا لیکن کچھ افاقہ نہ ہوا۔ ہر طرف سے ناامید ہونے پر اس نے خُدا سے دُعا کی۔

"اے خُدایا اب میری مدد کر"۔ یہ کہاوت سب کو معلوم ہے کہ جب ہم فارغ البال ہوتے ہیں تو ہم خُدا کی عبادت نہیں کرتے لیکن جب مصیبتیں نازل ہوتی ہیں تو ہم اُسے یاد کرنا شروع کرتے ہیں۔ اسی طرح بھیماجی نے اب خدا کی طرف رجوع کیا۔ اُسے خیال آیا کہ ناناصاحب چندور کر سے مشورہ کرنا چاہئے جو بابا کے زبردست معتقد تھے۔ چنانچہ اُس نے انھیں ایک خط لکھا جس میں اپنی بیماری کا سارا حال بیان کر دیا۔ اور ان سے رائے مانگی۔ انھوں نے جواب لکھا کہ اب ایک ہی علاج اور وہ یہ کہ بابا کے قدموں کا سہارا لیا جائے۔ ناناصاحب کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے اُس نے شرڈی جانے کی تیاری کی۔ اس کو شرڈی لا کر مسجد میں لے جا کر بابا کے سامنے رکھا گیا۔ اُس وقت شاما دیش پانڈے اور ناناصاحب وہاں موجود تھے۔ بابا نے اُن سے کہا کہ یہ بیماری اُس کے پچھلے کرموں کا نتیجہ ہے۔ اس لیے وہ اس میں مداخلت نہیں کر سکتے۔ بھیماجی بابا کے قدموں پر گر کر چلایا" میں بالکل بے سہارا ہوں۔ میں بہت امید لے کر آیا ہوں۔ مجھے اس بیماری سے نجات دلائیے۔ آپ کو اُس پروردگار اور مالکِ کُل کا واسطہ ہے" تب بابا پگھل گئے اور انھوں نے فرمایا" گھبراؤ نہیں تمہاری ساری تکلیفیں دور ہو جائیں گی جو کوئی مصیبت زدہ اس مسجد کی سیڑھیوں پر چڑھتا ہے اس کی تکلیف دور ہو

آٹھواں باب

# سائی بابا کا معراج

## مایا کی ناقابلِ تسخیر قوّت

بابا کے الفاظ ہمیشہ مختصر، گہرے، معانی سے بھرے ہوئے مناسب اور بہت ہی متوازن ہوتے تھے۔ وہ ہمیشہ مطمئن رہتے تھے اور کبھی کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ میں اگرچہ فقیر ہو گیا ہوں اور میری نہ بیوی ہے نہ گھر اور اگرچہ میں ساری پریشانیوں سے آزاد ہوں اور ایک ہی جگہ پر رہتا ہوں پھر بھی مایا مجھے اکثر پریشان کرتی ہے۔ اگرچہ میں نے خود کو فراموش کر دیا ہے پر میں مایا کو نہیں بھول پایا ہوں۔ وہ اکثر مجھے گھیر لیتی ہے۔ یہ نظر نہ آنے والی مایا کی طاقت جب برہما اور اُس ایسے دوسرے دیوتاؤں کو بھی پریشان کرتی ہے تو مجھ جیسے فقیر کی بساط ہی کیا ہے۔ جو لوگ خود کو خُدا کی پناہ میں دے دیتے ہیں وہ اس کے چنگل سے بچ جاتے ہیں۔ اس طرح بابا ایسے الفاظ میں مایا کی طاقت کو بیان کرتے تھے۔ بھگوت گیتا میں کرشن نے ارجن سے کہا ہے کہ سادھو اور سنت اُن کی زندہ صورت ہیں جو لوگ خوش نصیب ہیں اور جنھوں نے اپنی کمیاں دور کر دی ہیں وہ میری پوجا کرتے ہیں بابا نے کہا ہے کہ اگر تم ہمیشہ ''سائی سائی'' کہو گے تو میں تمھیں سات سمندر پار کرادوں گا۔ میرے الفاظ پر یقین کرنے سے تمھیں بہت فائدہ ہوگا۔ مجھے پوجا کرنے کے لیے کسی ساز و سامان کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اُس جگہ ہوتا ہوں جہاں سچی بھگتی ہے۔ وہ خوش قسمت ہیں جو میری پوجا سچے جذبے